ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حافظ محمد عزیز الرحمٰن خورشید (جامع مسجد فاروقیہ ملکوال)

ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم لا تحسبوہ شر الکم بل ھو خیر و لکم:النور

ترجمہ: جولوگ لائے ہیں یہ طوفان تمھی میں ایک جماعت ہیں۔تم اس کو نہ سمجھو برا اپنے حق میں بلکہ بہتر ہے تمہارے حق میں (ترجمہ شیخ الہندؒ)

اس آیت اوراس سے اگلی آیات صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی آپ کی عظمت اورعزت ووقار کے تحفظ کے لیےاوراظہار کے لیے نازل ہوئی تھیں۔سیدہ کی پاکدامنی کے سلسلہ میں جب سورۃ نور کی آیات نازل ہوئیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کی شان میں قرآنی آیات نازل ہوئیں جو ہر منبر ومحراب میں شب و روز تلاوت کی جاتی ہیں۔

سیدنا رضی اللہ عنہا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیاری بیٹی تھیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب بیوی اور مسلمانوں کی معززترین ماں تھیں۔آپ کا شمار صف اوّل کی صحابیات میں ہوتا ہے،عمر کے لحاظ سے تمام ازواج مطہرات میں سب سے چھوٹی لیکن مرتبے کے لحاظ سے سب سے بڑی تھیں۔

شاعر دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بے ساختہ شعر کہا،جس کا ترجمہ یہ ہے

عائشہ نہایت عقل منداور پاک دامن ہیں ہر عیب سے دور اور بڑی نیک بخت ہیں

ایک عام اندازے کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا کی مرویات کی تعداد دو ہزار دو سو دس ہے۔صدیقہ بنت صدیق کی برکت کی وجہ سے خالق کائنات نے امت کے لیے تیمّم کی سہولت پیدا فرمادی۔جب تیمّم کا حکم نازل ہوا تو مسلمان خوشی سے جھوم اٹھے اوراماں عائشہؓ کو دعائیں دینے لگے۔ایک صحابیؓ نے کتنی پیاری بات کہی فرمایا "اے ابوبکرؓ کی بیٹی اسلام میں تیری یہ پہلی برکت نہیں اس سے پہلے بھی تیرے طفیل برکتوں کا نزول ہو چکا ہے"۔

اورسیدنا صدیق اکبرؓ جو چند لمحے پہلے اپنی بیٹی کوسخت سست کہہ رہے تھے فرمایا " کہ مجھے خبر نہ تھی کہ تو اتنی بابرکت ہے کہ تیری وجہ سے خدا نے مسلمانوں کو یہ عظیم سہولت عطا فرمادی"۔

آپؓ نے ہمیشہ رحمت دو عالم ﷺ کی رفاقت کو ترجیح دی۔چنانچہ جب امہات المومنینؓ نے آپ کی خدمت میں اپنے کھانے اور کپڑے میں اضافے کی درخواست کی تو حضور ﷺ نے انھیں اختیار دیا کہ جذبات کی رو میں بہہ کر فیصلہ نہ کرنا۔

اچھی طرح سوچ لو اپنے والدین سے مشورہ کرلو اگر تمہیں دنیاوی زندگی اوراس کی آرائش کی ہوس ہے تو میں تمہیں کچھ مال و زر دیکر رخصت کیے دیتا ہوں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کوفرمایا کہ تم اپنے ابا سے مشورہ کرلوتو آپ رضی اللہ عنہا جواب میں فرمایا کہ میں اماں اورابا سے کیا مشورہ کروں میری توایک خواہش ہے

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے　　یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

آپ کو نہ صرف اہل ایمان قدرومنزلت سے دیکھتے ہیں بلکہ خدا کے مقرب فرشتے بھی آپ کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے ہیں اس پر حدیث کے الفاظ شاہد ہیں

ان النبی ﷺ قال لھا ان جبریل یقرأ علیک السلام قالت قلت و علیہ السلام ورحمة اللہ

حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام آئے ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں سیدہ نے جواب میں فرمایا کہ ان پر بھی سلام اوراللہ کی رحمت ہو۔

اسلام کا اولین معرکہ جس کو قرآن نے یوم الفرقان کے نام سے تعبیر کیا ہے یعنی غزوہ بدراس موقع پر آپ رضی اللہ عنہا کی اوڑھنی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پرچم بنا کر لہرایا۔زندگی کے آخری لمحات میں نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے تکیہ لگا کر بیٹھے۔آپ رضی اللہ عنہا کا حجرہ روضة من ریاض الجنہ میں بنا۔آپ نے وصیت فرمائی کی میرا جنازہ رات کی تاریکی میں اٹھایا جائے۔

۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ سڑسٹھ برس کی عمر میں منبع علم وعرفان جن کے در دولت پر بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم دینی علوم کے لیے حاضری دیتے تھے اس دارفانی سے کوچ فرما گئیں۔

شاعر نے کس خوبصورت انداز میں حضرت عائشہؓ کی منقبت بیان کی

تیری پاکیزگی پر نطق فطرت نے شہادت دی　　تجھے عظمت عطا کی عافیت بخشی فضیلت دی
خدائے لم یزل کا بار ہا تجھ پر سلام آیا　　مبارک ہیں وہ لب جن پر ادب سے تیرا نام آیا
رسول اللہ نے رکھا ہے صدّیقہ لقب تیرا　　فقط فرشی نہیں عرشی بھی کرتے ہیں ادب تیرا
شرف تیرے دوپٹے نے یہ جنگ بدر میں پایا　　اسے پرچم بنا کر مخبر صادق نے لہرایا
تیرا حجرہ امین خاص ہے ذات رسالت کا　　بساط ارض پر یہی ہے ٹکڑا باغ جنت کا
اس میں رحمت العالمین رہتے تھے سو رہتے ہیں　　تیرا حجرہ ہے جسے گنبد خضریٰ بھی کہتے ہیں
اس سے حشر کے دن سرور کونینؐ اٹھیں گے　　مگر تنہا نہیں اٹھیں گے مع شیخین اٹھیں گے
شفاعت کی تیرے رحمت کدہ سے ابتدا ہوگی　　اسی پر امتوں کی مغفرت کی انتہا ہوگی